الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ میں مردوزن کو بدکاری وفحاشی، عریانی وبے حیائی سے محفوظ رکھنے کےلئے نکاح کی اہمیت انتہائی زیادہ ہے۔ شیاطین اوراس کے چیلے جو مسلمان کے ازلی دشمن ہیں اسے راہ راست سے ہٹانے کےلئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے رہتے ہیں۔
اسلام نے کسی مرد یا عورت کواجازت نہیں دی کہ وہ غیر محرم مرد یا عورت سے گپ شپ لگائے۔ اگر کوئی ضروری کام ہو تو ضرورت کی حد تک بات کی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

(وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (الأحزاب :53

اور جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے دلوں اوران کے دلوں کےلیے زیادہ پاکیزہ ہے۔
اس لیے آپ کا اس لڑکی سے میل جول رکھنا اور گپ شپ لگانا ہی حرام اور کبیرہ گناہ ہے آپ پر لازم ہے کہ آپ اس گناہ سے رب کے حضور توبہ کریں،اپنے کیے پر نادم ہوں اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ ارداہ کریں۔
شرعی حکم کے مطابق نکاح میں ولی اور دو گواہوں کا ہونا شرط ہے۔
سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
(لانِکَاحَ إِلا بِوَلِی سنن أبي داود، النكاح :2085، سنن ترمذي، النكاح :1101، سنن ابن ماجہ، النكاح :1881)(صحیح
ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔
دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
(أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ (سنن أبي داود، النكاح :2083، سنن ترمذي، النكاح :1102)(صحیح
جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہے،اس کا نکاح باطل ہے،اس کا نکاح باطل ہے۔
اسی طرح نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
(لَانِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ، وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ ( صحیح الجامع :7557
ولی اور دو گواہوں کی موجودگی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔
مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح میں ولی کی رضامندی ضروری ہے۔
آپ نے جو فون پر عورت سے اجازت لی ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور نہ ہی لڑکی کے پاس ایسا کرنے کا اختیار ہے۔
ایجاب وقبول نکاح کے ارکان میں سے ہے اور شریعت کی رو سے ایجاب کے الفاظ عورت کے ولی یا پھر اس کے قائم مقام کی طرف سے ادا کیے جاتے ہیں۔ قبولیت کے الفاظ خاوند یا اس کا قائم مقام ادا کرے گا۔
آپ نے جو اپنے طور پر نکاح کیا ہے اس میں ایجاب وقبول دونوں خود ہی کر لیے ہیں لڑکی کے ولی (باپ) کو اس کا علم تک نہیں ہے اس لیے آپ کا یہ نکاح باطل ہے۔ وہ لڑکی آپ کےلیے اجنبی ہے اس سے کسی قسم کا تعلق رکھنا حرام ہے۔
اگر آپ اس لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں تو شرعی طریقہ نکاح کے مطابق ولی کی اجازت، عورت کی رضامندی، دو گواہ اور حق مہر مقرر کر کے نکاح کر سکتے ہیں۔

**واللہ أعلم بالصواب**

**محدث فتوی کمیٹی**

01- فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ
02- فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ